Registered

No. L. 89

# اخبار نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۱۰)

مطبوعہ ۹ مارچ سنہ ۱۹۰۰ء بروز جمعہ

جلد (۲۸)

## گلدستۂ اخبارات

**لندن** کے اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے لکھا روسی وزیر جنگ نے قبضہ ہرات کا منصوبہ تیار کیا جس کی روس کی جنگی کونسل نے تعریف کی مگر زار روس نے منظوری نہ دی اور کہا جنگ ٹرنسوال میں بے طرفدار رہیں گے۔ **خدیو مصر** عنقریب سرحد ٹریپولی کو جانے والے ہیں بشتر سواری پر دورہ ہوگا پانچ ہفتے لگیں گے۔ **مصر** میں مخلوط عدالت کے اختیارات یکم ماہ حال سے اور پانچ سال کے لئے بڑھا دئے گئے ہیں۔ **جنرل گٹکر** نے خصل سٹارمبرگ دشمن کے ڈیروں پر گولہ باری کی دشمن نے دو توپوں سے جواب دیا جو بھی زد کے نیچے لائی گئی ہیں۔ **کولسبرگ** سے لندن میں خبر پہنچی کہ بوئر لوگ سب کے سب فری سٹیٹ کو واپس چلے جا رہے ہیں۔ **نیو سوتھ ویلز** سات سو آدمی بہم پہنچائیگا باقی ملبورن وکٹوریہ وغیرہ صوبجات دیں گے۔ **برٹش گورنمنٹ** نے ۵ ہزار گھوڑے ملک ہنگری سے خریدے۔ **بوئروں** کی ایک مخفی یادداشت ظاہر ہوئی جس سے معلوم ہوا کہ ان کے پاس نئے طرز کی ۲۳۰ توپیں ہیں۔ **آسٹریا** میں نوآبادیوں کی پر تپاک فوجی امداد کے اول توقع کی ایک قومی یادگار لندن میں قایم کریں گے۔ **میفکنگ** کے محصورین بھی بلحاظ سامان جنگ و خوراک ماہ جون تک بے فکر ہیں مگر جلد ہی خلاص ہو جائیں گے۔ **چین** کی خبر کہ ایک سرکاری اعلان نافذ ہوا کہ صوبہ منچوریا روسی کیا

جاویگا چینی وہاں آباد نہ ہوں۔ **مسٹر ڈاسن** صاحب ڈپٹی اکیونٹنٹ جنرل مدراس قایم مقام اکیونٹنٹ جنرل پنجاب مقرر کئے گئے۔ **کلکتہ** کی قحط کمیٹی نے پنجاب کی کمیٹی کو ۲۵ ہزار روپیہ پہلی قسط کی امداد کا بھیجدیا ہے۔ **پٹیالہ** میں وزارت اور عدالت کا نیا انتظام کیا گیا۔ سرکاری مداخلت کی خبر غلط نکلی۔ **سر ایڈلبرٹ ٹالبات** صاحب رزیڈنٹ کشمیر نومبر میں پنشن لینگے۔ **ملا ظل قیوم** تعلقدار منگو گورت ظلم و نظام معطل کئے گئے۔ کرنل لارہی نے یہ الزام لگایا کہ انتظام طاعون میں مدد کرنے کی بجائے رخنہ ڈالا۔ تین سکرٹریوں کی کمیشن مقرر کی گئی۔ **خان دیر** کلکتہ کی سیر کو گئے۔ ملاکند میں ۳۸ ویں ڈوگرہ کو ۱۵ ویں پلٹن سکھ نے سبکدوش کیا۔ **فوج** والنٹیر کا دوسرا دستہ بھی جنوبی افریقہ کو روانہ ہو گیا۔ **لیڈی سمتھ** کی مخلصی پر ہندوستان میں بھی سرکاری و غیر سرکاری عام خوشیاں منائی گئیں۔ **کلکتہ** میں بے حد سرگرم خوشیاں لارڈ رابرٹس کے بت کو پھولوں کے ہاروں کے ڈھیروں میں دبا دیا ہے۔ **حیدرآباد دکن** میں توپخانہ شاہی سے کرونجی کے پکڑے جانے اور لیڈی سمتھ کی رہائی کی شاہی سلامیاں دغیں۔ **نواح پونا** کا مشہور ڈاکوؤں کا گروہ ظلم و نظام میں پکڑا گیا۔ جلگاؤں میں ساہوکاروں کو لوٹا تھا۔ جلگاؤں کے ڈاکہ میں پولیس سے مقابلہ ہوا چیف کنسٹبل قتل کئی سپاہی مجروح ڈاکو مفرور ہو گئے تھے۔ **قحط ہند** کا چندہ لندن میں ۱۵ لاکھ ۹ ہزار روپیہ تک ہو چکا ہے۔ **جنگ ٹرنسوال** کا چندہ ہندوستان میں ۱۲ لاکھ ۴۸ ہزار روپیہ تک جمع ہو گیا ہے۔ **مسٹر جے۔ پی۔ وار برٹن** صاحب ریاست پٹیالہ کے عہدہ انسپکٹر جنرل پولیس پر ممتاز ہونگے۔ گورنمنٹ سے پنشن لیں گے۔ **اگست** سے دسمبر گذشتہ تک پانچ مہینوں میں ۷ لاکھ مواشیوں کی کھالیں نکالی گئیں۔ **علیگڈھ** کالج کی ٹیم نے پٹیالہ کی زبردست پارٹی کو میدان کرکٹ میں ۲ وکٹ سے جیتا۔ **آگرہ** میں راجپوت مہاسبھا کا سالانہ جلسہ بصدارت آنریبل راجہ رام پال سنگھ منعقد ہوا ترقی تعلیم اور اصلاح رسوم کے رزولیوشن پاس ہوئے۔ اس کی شاخیں جابجا کھولیں گے۔ اور ایک ڈپوٹیشن راجپوت مہاراجوں سے چندہ وصول کریگا۔ **استرزئی** سے دستہ فوج رسالہ کوہاٹ میں ہٹالیں گے۔ تہل کی فوج تلمگیر بھی کم کی جاویگی۔ **رزیڈنٹ میسور** کی میم صاحبہ نے جنگ ٹرنسوال کا چندہ کھولا ۲۳ ہزار جمع ہوا ہے۔ مہاراجہ صاحب میسور شمالی ہند کا دورہ کر کے دار الریاست میں واپس تشریف لے آئے۔ **وکٹوریہ ٹون ہال** پرتاب گڈھ میں بصدارت راجہ مہدی علیخاں جنگ ٹرنسوال کے لئے ۸۰۰ چندہ ہوا۔ **ہندوستان** کی کانوں کے مسودہ قانون پر غور کرنا ایک سال پر ملتوی ہوا۔ **الہ آباد** کے اسسٹنٹ مجسٹریٹ مسٹر جے۔ بی۔ آرمنڈ افسوس کہ وبائے طاعون میں مبتلا ہو کر راہی عالم بقا ہوئے۔ **گورنمنٹ ہوس** کلکتہ میں ۲۷ فروری کے جلسہ ڈنر میں حضور وائسرائے نے گرفتاری کرونجی پر مبارکباد کی تقریر کی۔ **لالہ سرجی مل ساہوکار** پشاور نے جنگ ٹرنسوال کے لئے دس ہزار من گھاس مفت بطور نذر کے دیا ہے۔ **فوج والنٹیر** کلکتہ کو قبل روانگی جنوبی افریقہ کے حضور کمانڈر انچیف نے بھی مبارکباد و شاباش و دعائیں چٹھی تحریر فرمائی۔ **رنگون** میں بصدارت لاٹ صاحب چندہ قحط کا جلسہ ہوا تیس ہزار روپیہ جمع کیا گیا ہے۔

# ایڈیٹوریل نوٹس

پادری۔ ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر
پادری۔ این۔ پی۔ بوس صاحب منیجر۔ رائمنڈ صاحب اور منشی عالم اسسٹنٹ اڈیٹرز
پادری۔ ایچ۔ گرکناتھ صاحب۔ پادری غلام مسیح صاحب
پادری طالب الدین صاحب بی۔ اے۔ پادری پی۔ سی۔ اوپل صاحب
پادری جی۔ ایل۔ ٹھاکر داس صاحب۔ پادری جوالا سنگھ صاحب
پادری۔ بی۔ ایل۔ رالیہ صاحب۔ پادری کیدارناتھ صاحب } کاریسپانڈنٹس

---

فتح مبارک ہو۔ شاباش لارڈ رابرٹس۔ ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔ لارڈ رابرٹس صاحب نے جنرل کرونجی کو گرفتار کرلیا اس کے ساتھ چار ہزار آدمی اور گرفتار کئے گئے۔ ان میں ساڑھے گیارہ سو فری سٹیٹ کے رہنے والے ہیں اور باقی سب ٹرنسوالی ہیں۔ ان میں ۴۷ افسر بھی ہیں دو سرآوردہ جرمن افسر ہیں جن کا نام ڈیوٹا اور البرخٹ ہے نیز بہت سے سرآوردہ بوئر بھی گرفتار کئے گئے ہیں۔ سامان جنگ جو ہاتھ لگا ہے اس میں چار توپیں کارخانہ کرپ کی ہیں اور دو توپیں از قسم میکسم و پونڈ گولہ چھوڑنے والی ہیں۔ کرونجی نے اثنائے گفتگو میں دو باتوں کی التجا کی اور لارڈ رابرٹس صاحب نے ازراہ دریا دلی یہہ دونوں باتیں منظور کیں۔ اوّل یہہ کہ اس کے ساتھ بدسلوکی نہ کی جاوے دوسرے یہہ کہ اس کے عیال و اطفال اور نوکروں کو اس کے ساتھ رہنے کی اجازت دی جاوے۔ لارڈ رابرٹس نے تسلی دینے کے بعد جنرل پریٹی مین کی حراست میں کیپ ٹون کو بھیجدیا۔ یہہ بات اور بھی زیادہ خوشی کی ہے کہ یہہ فتح مجوبہ ہل کی سالگرہ کے دن حاصل ہوئی جس وقت کرونجی کی گرفتاری کی خبر کلکتہ میں پہنچی گورنمنٹ ہوس میں جلسہ دعوت ہو رہا تھا۔ حضور وائسرائے نے حضور قیصرہ کا جام صحت تجویز ہو چکنے کے بعد لارڈ رابرٹس صاحب کا جام صحت نہائت تپاک سے تجویز فرمایا۔ اور تمام حاضرین نے چیرز دیئے ۞

نہائت خوشی کی بات ہو کہ کمبرلی خلاص ہو گیا اور بوئر بھاگ گئے۔ لارڈ ڈنڈانلڈ صاحب بہادر نے لیڈی سمتھ خلاص کرلیا۔ نٹالی فوج کو یہہ عزت حاصل ہوئی۔ دشمن منتشر ہو گیا۔ لندن میں جا بجا خوشیاں منائی جاتی ہیں۔ جا بجا چیرز۔ جھنڈے لیکر بازاروں میں پھرتے ہیں۔ مبارکبادی کے شادیانے ہر جگہہ بجائے جاتے ہیں۔ برٹش گورنمنٹ کی تمام قلمرو میں اس خوشی میں جلسے کرکے مبارکباد کے پیغامات کوین وکٹوریہ لارڈ رابرٹس کے پاس بھیجے جاتے ہیں۔ لدھیانہ۔ پٹیالہ۔ کشمیر۔ کپور تھلہ ناہن میں بڑی خوشی منائی گئی ۞

---

وادی توچی کے موضع میراں شاہ پر حال میں جو چھاپہ مار کر بہت سے مویشی لوٹ کر اور دیہاتیوں کو مار پیٹ کر چلے گئے تھے یہہ لوگ فرقہ گومٹی کے شریر ہیں جو پاس کے افغانی علاقہ خوست میں پناہ گزین ہیں کیونکہ سرحدیوں پر جہاں ان لوگوں کا بڑا گڑھ تھا وہ برٹش فوج نے تباہ و مسمار کر ڈالا ہے۔ ان لوگوں کو جن دیہاتیوں نے اپنے ہاں سے گذرنے دیا انکو سزا دینے کیلئے برٹش افسر نے حال میں شبخون کیا جسمیں پوری کامیابی ہوئی کہ قریب چالیس کے وہ لوگ پکڑے گئے ہیں جنکی تلاش تھی جو بظاہر رعایا معلوم ہوتے ہیں لیکن درحقیقت لوٹ مار کو امداد دیتے ہیں انکے علاوہ تین چار ہزار بھیڑ بکریاں ہاتھ آئیں جو انہوں نے لوٹ مار کر رکھی تھیں اس چھاپہ کا اخلاقی اثر بہت اچھا ہوا ہے اور گرد و نواح میں امید ہے کہ آئندہ ایسے فساد نہیں اٹھائیں گے ۞

# تار برقیاں

مبارک۔ صد ہزار مبارک کہ کمبرلی خلاص ہو گیا اور بوئروں کا جنرل کرونجی گرفتار کرکے کیپ ٹون بھیجا گیا۔ یہہ بات خاص خوشی کی ہو کہ جنرل کرونجی مجوبہ ہل کی سالگرہ کے دن مغلوب و مفتوح ہوا اور بوئروں کی تمام شیخی کرکری ہو گئی۔ کرونجی کو بوئر کیمپ سے لانے کو جنرل پریٹی مین معہ عملہ گئے تھے۔ برٹش فوج کا گارڈ آف آنر۔ کرونجی کا طرز شاندار تھا۔ سادہ لباس پہنے تھا۔ ٹوپی کے ساتھ نارنجی فیتہ تھا۔ معلوم ہوا کہ ہماری سخت گولہ باری سے بوئروں کے ڈیرہ کا نقصان بہت قلیل ہوا تھا۔ آخری دھاوے میں کنیڈا والوں کے دس قتل۔ ۳۰ زخمی تھے اسی فوج کو کرونجی کے مغلوب کرنے کا فخر حاصل ہے۔ لارڈ کچنر صاحب اروندل کو گئے کہ دشمن پر نظر رکھیں جو نارووس پورٹ کو ہٹ رہا ہے۔ لندن میں اخراجات جنگ کے تخمینہ جات کی رقم عظیم الشان ہے یعنے سوا بانوے کروڑ روپیہ ہے اور سپاہیوں کی تعداد ۴ لاکھ ۳۰ ہزار ہے۔ برٹش گورنمنٹ نے اسٹریلیا والوں سے ۲۵۰۰ گھوڑ چڑھی فوج اور مانگی نو آبادیاں اس پر غور کر رہی ہیں۔ نہایت خوشی کی بات ہے کہ لارڈ ڈنڈانلڈ نے لیڈی سمتھ خلاص کرلیا ہے۔ نٹالی فوج کو یہہ فخر حاصل ہوا۔ محصور فوج کو آرام دیا ہے اس کے بعد کارآمد ہوگی۔ خوشی پر خوشی یہہ ہے کہ جنرل کلیمنٹس نے خبر دی کہ کولسبرگ پر قابض ہوئے ہیں چنانچہ استقبال پایا۔ باغیوں کا کچھ سامان جنگ بھی ہاتھ آیا۔ لندن کے ہوس آف لارڈز میں لارڈ لینسڈون نے کہا کہ ٹرنسوال کے لئے اور فوجیں تیار ہیں۔ فرمایا کہ قریب ۳۰ ہزار سپاہ ماہ مارچ میں اور ۱۸ ہزار اپریل میں بھیجی جاویگی۔ پارڈیبرگ سے خبر آئی کہ مشرق کی طرف دشمن کی تعداد ۷ ہزار معلوم ہوتی ہے۔ لارڈ روزبری صاحب کئی لبرل انجمنوں سے قطع تعلق کر رہے ہیں۔ اس سے نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ وہ پولٹیکل جدوجہد سے کنارہ کش ہونا چاہتے ہیں۔ جنرل ہیکٹر مکڈانلڈ جو جنگ میں مجروح ہوئے تھے وہ تیار ہوگئے اور عنقریب اپنی کمان حاصل کریں گے۔ امیر کابل ۱۸ لاکھ کا سالانہ وظیفہ خرچ کرتے ہیں اس کا حساب لیا جاوے۔ اس کے جواب میں وزیر ہند نے فرمایا کہ یہہ خلاف معاہدہ ہوگا اور نامناسب۔ ڈنمارک کے شاہزادہ والڈیمار سیام چین کو جاتے ہیں تاکہ اس کے ساتھ تجارت کا سلسلہ قایم کریں۔ ۲۴ فروری کو پارلیمنٹ لندن میں وزیر ہند صاحب نے روسی و ہندی ریلوں کے ملانے کا سوال پر گیا۔ فرمایا یہہ خیال محض بے فایدہ ہے امیر کابل کی منظوری لازم ہے اور اس سے مطلق فایدہ نہ ہوگا۔ شمالی بورنیو برٹش نو آبادی کا بڑا باغی مٹ صالح قتل ہوا اسکی تینوں [illegible]

# مسیح کی تعلیم

## بقیہ چودھواں باب

## دنیا کی آخرت کی بابت

(۵) "مسیح کی آمد" کا مطلب اور مشکل پڑتا ہے

جب ہم متی ۲۴ اور ۲۵ بابوں کے ساتھ مسیح کی الوداعی گفتگو کی باتیں جو (یوحنا ۱۴-۱۷) وغیرہ میں ہیں مقابلہ کرتے ہیں۔ اب ہم اس باب کے مضمون کو پوری طور سے سمجھنے کیلئے اور اسکی نصیحت روح کی بابت کی تعلیم کے ساتھ ملانے کے لئے تین باتیں پیش کرتے ہیں جنسے مسیح کی آمد کی حقیقت اور اُمید صفائی اور ترتیب کے ساتھ ہماری عقل اور دل میں آجاویں۔

(۱) مسیح قدرت کے ساتھ آتا ہے اُس کا وعدہ کہ "میں تمہارے پاس آؤں گا" (یوحنا ۱۴/۱۸) پورا ہوا جب روح القدس اُتری روح میں مسیح کے لوگوں کی نئی زندگی اور اسکی بادشاہت کے پھیلنے کی قدرت ہے

(۲) مسیح دنیا کی قوموں کی عدالت کرنے کو آتا ہے۔ دیندار لوگ جب ایسے بھاری ماجروں پر غور کرتے جیسے یروشلم کی بربادی اور روم شہر کا پست ہونا اور "Reformation" (مذہبی اصلاح) اور (French Revolution) (فرنچ کی انقلابی) اور ہمارے زمانہ کی تواریخی لڑائی وغیرہ تو وہ اسکو "خدا کے دن" کہتے ہیں کیونکہ اُن میں کلیسیاؤں اور قوموں کا انصاف ہوتا ہے اور ایسی عدالت میں مسیح حقیقی طور سے حاضر ہے اسلئے دنیا کی ایک طرح کی عدالت ہے جو مسیح سے ہے اور جو مسیح ظاہر ہونیکے وقت سے ہر وقت پر تاثیر ہی رہتی ہے اور روح کی قدرت اور تواریخی عدالت کے مطابق مسیح کی آمد ایک خاص واقعہ نہیں ہے بلکہ ایک انصاف جسکا کام اور اثر دنیا میں موجود رہتا ہے۔ شاید یہہ مطلب مسیح کے دل میں تھا جب اس نے سردار کاہن سے یہہ مشکل بات کہی کہ (متی ۲۶/۶۴) "اس کے بعد یعنے اب سے لیکے) تم ابن آدم کو قادر مطلق کی داہنی طرف بیٹھے اور آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھو گے" لیکن ہمارے خداوند کی آمد کا معنی اُوپر والی دو باتوں سے پورا نہیں ہوتا۔ اور اس امر میں ہم کتنوں کی رائے منظور نہیں کر سکتے جو مسیح کی آمد کی ساری سچائی اور مطلب کو ایک مسلہ پر موقوف رکھتے ہیں "دنیا کی عدالت دنیا کی تواریخ ہے" ہم نہیں قبول کر سکتے ہیں کہ آخری عدالت کا بیان دنیا کی تواریخ کا خلاصہ ہے۔

(۳) مسیح کی تعلیم سے ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ دنیا کی آخرت میں مسیح خود حاضر ہوگا اسکی آمد ظاہری جلال کے ساتھ آخر میں ہوگی جس میں ساری آلہی انتظام کامل طور سے ساری دنیا کے سامنے راست ٹھہرینگے اور ایک ایک جان کا فیصلہ ہوگا اور ہم گمان کرتے ہیں کہ یہہ قیامت کھلم کھلا ہوگی انصاف اور فتوے کی سچائی ایسی ہر ایک کے دل میں جم جائیگی کہ اعتراض اور شک کی کوئی جگہ نہ رہیگی اور ساری آدمزاد کی جماعت اس فیصلہ کی گواہ ہوگی۔

(۴) جب یہہ بھاری ماجرا ہمارے سامنے ہونیوالا ہے اور اگر یقین نہیں ہے کہ وہ کب ہوگا تو بھی کلیسیا اور مسیح کے شاگردوں کا فرض ہے کہ ہم سوچیں کہ کس طرح اس کی انتظاری کریں۔ مسیح خود اسبات کو بتلاتا ہے ان کو چاہیے کہ وہ اس کی اُمید میں رہیں اور جاگتے رہیں وہ اس عظیم دن کی امید رکھیں جب مسیح بادشاہ کے مانند ظاہر ہوگا وہ اُس کے ظاہر ہونے کو چاہیں گے وہ خوف اور اُمید کے ساتھ اس کے فیصلہ کی باتیں تخت عدالت سے سنیں گے اور تسلی کے ساتھ اس جلالی بادشاہت کے نمود ہونے کی راہ دیکھیں گے جیسا (لوقا ۲۱/۲۸) کہ "جب یہہ چیزیں ہونے لگیں سیدھے ہو کر سر اوپر اُٹھاؤ اسلئے کہ تمہارا چھٹکارا نزدیک ہے"، لیکن بار بار اُمید کی باتوں کے ساتھ قیامت کی تعلیم میں چیتونی کے گھنٹے کی جھنکار کیطرح خبردار رہنے کی آواز آتی ہے جیسا (لوقا ۲۱/۳۶) اور (مرقس ۱۳/۳۷) ان سے ہم یہہ نہ سمجھیں کہ ہم اس آمد کے خیال میں اپنے کو ڈالیں کہ وہ بہت نزدیک ہے گویا کہ وہ ابھی ہونیوالی ہے سو نہیں اور یہہ بھی مراد نہیں ہے کہ مسیحی اپنا سارا ایمان مسیح کی آمد کے دنوں کے شمار کرنے میں صرف کریں اور پاک نوشتوں کو صرف اس خاص خواہش سے پڑھیں کہ کونسے سال اور کونسے دن ہمارا خداوند آویگا۔ کیا مناسب ہے کہ ہم نہ صرف اپنے واسطے ایسی تحقیقات کریں بلکہ دوسروں کو اس تحقیقات میں شامل کرنے کی کوشش کریں جبکہ صاف لکھا ہے (اعمال ۱/۷) "وہ باپ نے اپنے ہی اختیار میں رکھا ہے۔ اور وہ دن بیٹے سے بھی پوشیدہ تھا۔ ایسی اٹکلیں اور رائیں جو محض اٹکل پچو کا کام ہیں اکثر لوگوں کا دل مسیحی مذہب کی طرف سے برگشتہ کر دیتی ہیں۔ جاگتے رہنے کے حکم سے مسیح کا مطلب یہہ ہے کہ ہم اندیکھی حقیقتوں اور اُمیدوں میں غافل نہ ہوویں اور برابر ان پر لحاظ کرتے رہیں۔ خدا نے دو بھاری ماجروں کے ٹھیک وقت سے ہمیں آگاہ نہیں کیا۔ ایک مسیح کی آمد دوسرے ہماری موت یعنے مسیح کا آنا ہمارے پاس اور ہمارا جانا اس کے پاس +

## شہدائے نامدار

تو مرنے تلک گر ہوا ایماندار
خدا پاس ہوویگا تو تاجدار

کون ہم کو مسیح کی محبت سے جدا کر سکتا ہے مصیبت یا تنگی یا کال یا ننگائی یا خطرہ یا تلوار بلکہ ہم ان سب چیزوں میں اس کے وسیلے جس نے ہم سے محبت کی ہر غالب پر غالب آتے ہیں۔ رومی ۸: ۳۵-۳۷ شہیدان کا تیج نے رسول مقبول پولوس کے ساتھ ہو کر ان باتوں کو عملاً ثابت کر دیا ہے۔ کہ مسیح کی محبت سے نہ دنیا اور نہ شیطان کی طاقتیں اور نہ نیچر کی قوتیں مسیحی کو جدا کر سکتی ہیں۔ بلکہ عاشقانِ مسیح مسیح کی محبت اور قدرت سے ہر غالب پر غالب آتے ہیں۔

وہ لوگ جو آج کل آرام کے زمانہ میں ذرا سی پادری کی ناراضگی یا معاش کی تنگی کے باعث ربنا یسوع المسیح کا انکار کر دیتے ہیں۔ کفران نعمت ہو کر مرتد ہوتے ہیں۔ انہوں نے مسیح کی محبت کو جانا ہی نہیں ہے اگر وہ جانتے تو بھلا ممکن ہے کہ ایسے محبوب سے منہہ پھیرتے۔ کوئی تو ہم کو دکھا دیوے کہ دنیا میں کوئی ایسا امت پر جان فدا کرنے والا ہادی گزرا ہے۔ محبت یہہ ہے کہ اس نے ہمارے لئے اپنی جان دی۔ اب ہم اپنی جان کو کیونکر اس سے دریغ کر سکتے ہیں محبت کا تقاضا یہی ہے کہ ہم اپنی جان اس پر فدا کریں۔ قول المسیح۔ جو اپنی جان کو عزیز رکھتا ہے میرے لایق نہیں۔ ذرا پیارے مارکس شہید کا حال تو دیکھو کہ شہنشاہ سویریس اس کو کیسے جلیل القدر عہدے دینا چاہتا تھا۔ اور کس قدر اس کو دنیا میں بڑھانا چاہتا تھا۔ صرف ایک بات پر کہ وہ مسیح کا انکار کرے مگر اس نے یہہ کہتے ہوئے جلاد کے سامنے اپنا سر دھر دیا کہ ؎

رقیبا من نمے گویم گل و باغ و بہار از من
گل از تو باغ از تو ہر دو عالم از تو یار از من

عزیز بہن ویویہ پرتوانے عین عالم شباب میں کیا کیا عذاب سہے۔ مورد شاہی عطاب ہوئی۔ گھر بار چھوٹا عزیز و اقارب چھوٹے۔ مارکس جیسا حسین و جوان و لایق خاوند چھوٹا۔ بھائی چھوٹے۔ ماں باپ چھوٹے باغ و قصور چھوٹے۔ مسیح کی خاطر اس نے یہہ کہتے ہوئے جلاوطنی اختیار کی کہ ؎

باغ بہشت و سایۂ طوبیٰ و قصر حور
با خاک کوئے دوست برابر نمیکنم

اس الہی حقیقی دوست کی خاطر اس نے سب کچھ سہا۔ مسیح کی محبت نے اس کو طاقت دی کہ وہ ہر غالب پر غالب آوے۔

جبکہ خدا نے اپنے بیٹے ہی کو دریغ نہ کیا تو اور کون سی نعمت ہے جو وہ ہم سے دریغ کریگا۔

۱۹ جنوری کے پرچہ میں میں ایک ریمارک شہیدان کا تیج پر دے چکا ہوں۔ اب جو میں نے دوبارہ اُس کو پڑھا تو قند مکرر کا مزہ پایا اور جگہہ جگہہ آنسو بہے۔ ایسی دل پر تاثیر ہوئی کہ بار بار یہی خیال آیا کہ مسیحی زندگی کا مزہ شہادت ہی میں ہے۔ اس میں عجیب لطف ہے کیونکہ ہم کو صرف یہی نہیں بخشا گیا کہ مسیح پر ایمان لاویں بلکہ اس کی خاطر دکھ بھی پاویں۔ مسیحی بھائیو کیا آپ اس کتاب کو ایک دفعہ نہ پڑھیں گے؟ اے محمدی بھائیو آپ نے بارہا حسین کے کربلا والے معرکے کا حال سُنا اور پڑھا اس کو تو ایک نظر ملاحظہ فرمائیے۔ دیکھوں کس طرح آپ کو الہی محبت کا مزہ نہیں آتا اور کلیجے نہیں پھٹتے۔ اور حقیقی شہادت کا لطف نہیں آتا۔ ان پاک شہدا کے دکھوں کے سامنے حسین اور یزید کی لڑائی صرف انگریزوں اور کالوں کا شتہ کا قدر ہی معلوم ہوگا۔

آخر میں مترجم مسٹر ایم۔ ایل۔ رلیارام کی محنت کی داد نہ دینی بھی مسیحی محبت سے بعید ہے۔ واقعی ترجمہ نہایت شستہ اور عمدہ ہے۔ مترجم صاحب آپ کی لیاقت میں ہمیں کچھ کلام نہیں۔ مگر اس ترجمہ میں ضرور خدا نے آپ کی مدد کی ہے۔ آپ نے ہندوستانی کلیسیا سے واقعی بڑی ہمدردی کی ہے۔ جزاک اللہ۔ کاش کہ اس کتاب کا پورا اثر خدا کرے کہ دیسی کلیسیا پر پڑے کہ وہ ایسی زندگی بسر کریں۔ یاد رکھنا چاہئے کہ جہاں صلیب نہیں وہاں تاج بھی نہیں ؎

تا صد ہزار خار نمے روید از زمین
از گلبن گلے بگلستاں نمے رسد

راقم
خاکسار واعظ

---

## جلسۂ دربارۂ نصرت و فتحیابی کمبرلی

روسائے سنگھوئی نے مشن اسکول ہال میں ایک جلسہ ۲ فروری سن حال کو منعقد کیا تاکہ جناب ملکۂ معظمہ قیصرہ ہند کو کمبرلی کے محاصرہ کے ٹوٹ جانے اور بوئروں کے پسپا ہونے کی مبارکبادی دیں مسٹر جے۔ جے۔ رالسٹن ہیڈ ماسٹر سنگھوئی نے جلسے کا آغاز دعا کے ساتھ کیا انہوں نے خدا عز و جل کا شکر کیا کہ اس نے اپنی بڑی رحمت سے ہمکو ایک نیک و منصف مزاج و مادرانہ گورنمنٹ عنایت فرمائی کمبرلی کے محاصرے کے ٹوٹ جانے کی بابت بھی شکریہ ادا کیا گیا۔ اور دعا ہوئی کہ آخرکار افواج برٹش اپنے دشمنوں پر ظفرمند ہو۔ بعد جناب میر مجلس صاحب





مسٹر سکھرام داس رئیس سنگھوئی نے اس جلسے کے منشا کو حاضرین پر آشکار کیا۔ سیکنڈ ماسٹر مسٹر سجان سنگھ نے ایک نہایت پرجوش درس دیا۔ انہوں نے تفصیلاً مسلمان و سکھ زمانوں کی بے انصافیوں اور تشدد لوٹ مار و بدانتظامیوں کا بیان کیا۔ ہندوستان کی حالت موجودہ کو اس کی حالت گذشتہ سے مقابلہ کرکے ہماری ملکہ معظمہ کی خوبیوں و انصاف و رعایا کی خوشحالی اور بہبودی کو خوب روشن کیا۔ انہوں نے اپنا درس اس بات پر ختم کیا کہ چونکہ ہم کو سرکار انگلشیہ سے اس قدر فوائد حاصل ہوئے ہیں۔ لہذا ہم پر نہ صرف فرض ہی بلکہ ہماری یہہ عین خوشی ہونی چاہئے کہ ٹرنسوال میں افواج برطانیہ کی کامیابی پر شادمانی ظاہر کریں۔ لالہ بودھراج نے بھی اپنے درس میں مسٹر سجان سنگھ کی پوری پوری تائید کی۔ مابعد اس ہی مضمون پر یو۔ پی مشن سے مسٹر ای۔ نتھانیل نے ایک پر مضمون نظم پڑھکر سنائی۔ مصر دمونہ رداس طالبعلم الیف۔اے۔ کلاس جفیس کالج لاہور نے جن کی خاص جدوجہد سے یہہ جلسہ فراہم ہوا تھا کھڑے ہوکر فرمایا کہ ہم سب اپنی گورنمنٹ کی کامیابی و اُن بہادر سپاہیوں کے لئے جو ٹرنسوال میں اپنا خون بہارہے ہیں تین چیرز دیویں۔ چنانچہ کُل حاضرین جلسہ نے کھڑے ہوکر بڑے جوش وخروش سے چیرز پر چیرز دینے شروع کئے حتیٰ کہ کُل اسکول و ہال گونج اُٹھا ؛

داقــــــــــــــم

اسمٰعیل خان اقل
از سنگھوئی

---

شہر بمبئی میں یکم کو ۳۰۷ کیس ۱۰۹ فوتیاں طاعون سے ہوئیں۔ کراچی میں ۲۸ کو ۱۲ و ۸ تھیں ؛

## اثبات ناطق ۱؎

اگر بائبل خدا کا کلام ہی تو اس کی تعلیم بھی ایسی صاف اور سادی ہوگی کہ سب سے گنوار بھی اپنی نجات کے لئے اس کی تعلیم کو سمجھ سکے۔ ہر ایک آدمی جانتا ہو کہ میں گنہگار ہوں۔ لہذا بہت ضرور ہی کہ ہر ایک آدمی یہہ بھی جانے کہ ایک کامل نجات اور پوری خلاصی میرے لئے ہی۔ بڑے بڑے فیلسوف اور اخلاقی معلم اس دنیا میں گذرے ہیں۔ لیکن عام طور پر اُن کی فلسفہ اور تعلیم کو سمجھنے کے لئے بڑے سے بڑے دماغ کی ضرورت ہی۔ لیکن ہزار ہا شکر اس رحیم اور کریم خدا کا ہو کہ وہ راہ نجات جو بائبل میں مندرج ہی اس کو ایک چھوٹا سا لڑکا بھی بخوبی سمجھ سکتا ہی بائبل کی راہ ایسی صاف اور کشادہ ہی کہ باوجودیکہ مسافر ناواقف اور اجنبی ہو تو بھی کبھی اس میں آوارہ و گمراہ نہ ہوسکیگا۔ کیا خوب تمثیل مسیح نے بیان کی۔ جب اس نے ایک طفل نابالغ کو بیچ میں کھڑا کرکے کہا کہ "اگر تم لوگ توبہ نہ کرو اور چھوٹے لڑکے کی مانند نہو تو آسمان کی بادشاہت میں ہرگز داخل نہ ہوگے"۔ سچ ہی کہ اکثر دنیا کے عالم و فاضل انجیل کو اس کی سادگی کے سبب سے حقیر جانتے ہیں۔ شاید تمہارے دل میں یہہ سوال پیدا ہو کہ کیا بائبل میں کوئی بھید یا کوئی عمیق تعلیم نہیں ہی تو اس کا جواب یہہ ہی کہ بیشک بہت ہیں ورنہ اس کے الہامی ہونے میں ایک طرح کا شک آتا ہی۔ کیونکہ اگر اس میں انسان سے زاید از عقل باتیں نہ ہوتیں تو خدا اور انسان میں ایک طرح کی مساوئیت پیدا ہو جاتی۔ انہیں باتوں سے جو انسانی احاطہ ادراک سے باہر ہیں یہہ کتاب پہچانی جاتی ہی کہ انسانی تصنیف نہیں ہی۔ کیا کوئی علم بتا سکتا ہی کہ ایک تنکا گھاس کا کیونکر نشو و نما پکڑ کر بڑھتا ہی اور کہ پانی اوس اور دھوپ اس پر کیا تاثیر پیدا کرتی ہی۔ ایسا ہی خدا کا کلام ہی کہ اس کی پوری سمجھ کو انسان حاصل نہیں کرسکتا۔ ذرا یسعیاہ نبی کے باب ۵۵ کی آیت ۸ کو ملاحظہ کرو خداوند کہتا ہی کہ میرے خیال تمہارے سے خیال نہیں اور نہ تمہاری راہیں میری راہیں ہیں کیونکہ جس قدر آسمان زمین سے بلند ہی اسی قدر میری راہیں تمہاری راہوں سے اور میرے خیال تمہارے خیالوں سے۔ اور پھر استثنا کے باب ۲۹ اور آیت ۲۹ میں یوں مرقوم ہی کہ پوشیدہ باتیں خداوند ہمارے خدا کے ذمے ہیں اور وہ جو ظاہر کی گئیں۔ ہمارے اور ہماری اولاد کے لئے ہمیشہ تک ہیں تاکہ ہم اس شریعت کی سب باتوں پر عمل کریں"۔

اگر ہم خدا سے یہہ سوال کریں کہ کیوں یا کیسے تو البتہ ہم کو جواب نہ ملیگا۔ لیکن اگر ہیں یہہ دریافت کروں کہ اے خدا تو کیا چاہتا ہی کہ میں کروں تو یقیناً بہت جلد جواب ملیگا۔ اس میں ہمارے سب فرائض بہت صاف صاف تحریر ہیں کسی طرح کا بھید نظر نہیں آتا۔ مبارک وہ انسان جو اپنے فرائض کو دریافت کرکے اُن کو ادا کرتا ہی اور بائبل کی گہری باتوں سے ٹھوکر نہیں کھاتا۔ بائبل کی اخلاقی خوبیوں میں سے ایک یہہ بھی ہی کہ وہ کسی کی طرفداری نہیں کرتی۔ دیکھو داؤد اور موسیٰ کی صرف نیکیوں ہی کا بیان نہیں بلکہ جو جو گناہ ان لوگوں سے سرزد ہوا اس کا بھی مفصل بیان ہی۔ بائبل کی کوئی تعلیم کبھی اور کسی صورت میں گناہ کی طرف ذرا بھی مایل ہونے کی ترغیب نہیں دیتی۔ بلکہ ہر صورت اور ہر معنے میں اس کی از حد خرابی کا بیان کرتی ہی ؎

پھر وہ خدا جس کا بیان بائبل میں کیا گیا ہے کیسا قدوس کیسا قادر اور کیسا جلالی ہے۔ ایسے خدا کا خیال بھی کبھی انسان کے تصور میں نہیں آیا۔ اس زمانہ میں جتنی مشہور و معروف قومیں تھیں سب کی سب بت پرست تھیں اور ان کے تمام معبود آپس میں جنگ زرگری کرتے اور نفس پرستی کے تو گویا موجد تھے۔ انسان کے حق میں بھی بائبل کی تعلیم فوق لے جاتی ہے وہی اس بات کا اظہار کرتی ہے کہ انسان خدا کی صورت پر پیدا کیا گیا اور یہہ کہ تمام مخلوق میں اور اس میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ انسان کی ترقی کی کچھ حد نہیں لیکن حیوانوں کی وہی کیفیت ہے جو کہ ... ۶ برس گذشتے کہ ان کی تھی۔ ملحد ان زمانہ بائبل کے ان دونوں باتوں کو بشمول ظلم و تعدی بیان کرتے ہیں اول یہہ کہ کہ جو ۲ سموایل کی کتاب باب ۱۲ آیت ۳۱ میں مندرج ہے کہ داؤد نے عمونیوں کو آردن اور لوہے کی گاڑیوں کے پہیوں اور اینٹوں کے پجاوے سے ظلم کیا۔ لیکن مفسروں نے بعد بسیار تحقیق ان کو یوں بیان کیا ہے کہ ان لوگوں کو داؤد نے وہی مذکورہ بالا خدمتیں سپرد کیں۔

دوسری وہ جو گنتی کی کتاب کے باب گیارہ اور آیت ۳۱ میں لکھا ہے کہ خدا نے بنی اسرائیل کے لئے بٹیریں ہوا میں بھیجیں ان کی ایک دن کی راہ تک زمین پر دو ہاتھ بلند کا ڈھیر لگایا لوگ اس پر اور اس کے وزن پر مذاق کرتے ہیں لیکن بائبل میں اس کا صاف یہہ مطلب ہے کہ خدا نے ان بٹیروں کو زمین سے دو تین ہاتھ بلند ہوا میں اُڑایا تاکہ بنی اسرائیل اُسے پکڑ سکیں۔

بائبل کی وہ اخلاقی تاثیر جو انسانی چال چلن پر مؤثر ہوتی ہے دنیا میں لوگوں نے بہت سی علمی کتابیں لکھیں فلسفہ۔ منطق۔ طبعی۔ نجوم۔ علم ہندسہ۔ تواریخ۔ اور نظم وغیرہ کی سیر کی لیکن کسی نفسانیت اور بدمزاجی کے دبانے کی اچھے قواعد پائے لیکن ان لوگوں نے جنہوں نے بائبل کا غور و تامل کے ساتھ ملاحظہ کیا وہ بخوبی جانتے ہیں کہ اس میں ایک پوشیدہ قوت ہے۔ خاصکر قوت روحی جو انسان کے دل و دماغ میں اسکے راستباز بننے کے لئے موثر ہوتی ہے۔ میں نے اکثر ایسے آدمی دیکھے ہیں جو بہت عالم و فاضل نہیں تھے لیکن صرف اسی کتاب کے مطالعہ سے ان کی صورت و سیرت دونوں نیک حلیم شریف اور پاکیزہ ہو گئیں گویا کہ وہ بالکل ہی مبدل ہو گئے۔ یہی سب ثبوت ہے کہ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ بائبل میں خود خدا موجود ہے۔ بائبل گویا سب تصنیفات کی اصل ہے۔ اسی ایک کتاب کی شرح و تشریح میں دو لاکھ جلدیں تصنیف ہو چکی ہیں اور ان میں جو جو سب سے زیادہ مشہور و معروف ہیں انکی اصل گویا خود بائبل ہی ہے۔

باوجود کہ ملحد اس پر کیسا ہی مذاق کریں اور جس قدر چاہیں کلمۂ کفر بکیں پر یہہ بات مسلم ہے کہ یہی کتاب خدا کا لیور ہے (یعنے وہ کل جس سے بڑے بڑے بوجھ اٹھائے جاتے ہیں) جس سے کہ دنیا متحرک کی جاتی ہے۔ ہر ایک بھوکی روح جو دل کی فاقہ کشی سے تنگ آگئی ہے جب اس کتاب کی طرف رجوع کرتی۔ تو ہر ایک ضرورت سے تسکین پاتی ہے۔ کون ہے جو اس کتاب کی نورانی روشنی سے منہہ پھیر کر بے ایمانی کی تاریکی میں ڈوب مریگا؟

**یکم** مارچ کو خبر آئی کہ برٹش فوج ایک اور نقطہ سے توگیلہ ندی عبور کر گئی ہے۔ **لیڈی سمتھ** خلاص ہو گیا۔ دس لاکھ مبارک۔ اس خوشی کی تقریب پر گورنمنٹ کالج لاہور اور کرسچن بورڈنگ سکول لودیانہ اور دیگر سکولوں میں تعطیل کیگئی۔

# قرانی مسیح

سورہ مریم رکوع نمبر ۲ اور یاد کر بیچ کتاب کے مریم کو جب جا پڑی لوگوں اپنے سے مکان شرقی میں پس پکڑا اورے ان سے پردہ پس بھیجا ہم نے طرف اس کی روح اپنی کو یعنے فرشتہ پس صورت پکڑی واسطے اس کے آدمی تندرست کی کہنے لگی تحقیق میں پناہ پکڑتی ہوں ساتھ رحمن کے تجھ سے اگر ہے تو پرہیزگار کہنے لگا سوا اس کے نہیں کہ میں بھیجا ہوا ہوں پروردگار تیرے کا تو کہ بخش جاؤں تجھکو لڑکا پاکیزہ۔ کہا کیونکر ہوگا واسطے میرے لڑکا اور نہیں لگایا ہاتھ مجھکو کسی آدمی نے اور نہیں میں بدکار کہا اسی طرح۔ کہا پروردگار میرے نے وہ اوپر میرے آسان ہے اور تو کہ کریں ہم نشانی واسطے لوگوں کے اور مہربانی اپنی اپنی طرف سے اور ہے کام مقرر کیا ہوا۔ پس حاملہ ہو گئی ساتھ اس کے پس جا پڑی ساتھ اس کے مکان دور یعنے جنگل میں پس لے آیا اس کو درد زہ طرف تنے درخت خرما کے۔ کہا کاشکہ میں مرگئی ہوتی پہلے اس سے اور ہوتی بھولی بھلائی پس پکارا اس کو نیچے اس کے سے یہہ کہ مت غم کھا تحقیق کر دیا ہے پروردگار تیرے نے نیچے تیرے چشمہ اور ہلا طرف اپنے تنے کھجور کے کو ڈالیگا اوپر تیرے کھجور تر و تازی پس کھا اور پی اور ٹھنڈی رکھ آنکھوں کو پس اگر دیکھے تو آدمیوں میں سے کسی کو پس کہہ تحقیق میں نے نذر کیا ہے واسطے باری تعالیٰ کے روزہ پس ہرگز نہ بولونگی آج کے دن کسی آدمی سے پس آئی ساتھ اس کے قوم اپنی میں گود میں لئے ہوئے اس کو کہنے لگے اے مریم تحقیق لائی تو ایک چیز عجب اے بہن ہارون کی



نہ تھا باپ تیرا آدمی برائی کا اور نہ تھی ماں تیری بدکار بس اشارت کی طرف اس کے کہا انہوں نے کیونکر کلام کریں ہم اس شخص سے کہ ہے بچہ گود کے لڑکا کہا تحقیق میں بندہ اللہ کا ہوں دی ہے مجھ کو کتاب اور کیا ہے مجھکو نبی اور کیا ہے مجھکو برکت والا جہاں میں ہوں اور حکم کیا ہے مجھ کو ساتھ نماز کے اور زکوۃ کے جب تلک رہوں میں جیتا اور خوش سلوک ساتھ ماں کے اور نہیں کیا مجھ کو سرکش بدبخت اور سلام ہے اوپر میرے جس دن پیدا ہوا میں۔ اور جس دن مرونگا میں اور جس دن اٹھونگا میں زندہ ہو کر یہہ ہے عیسیٰ بیٹا مریم کا بات حق ہے وہ جو بیچ اس کے شک کرتے ہیں نہیں لایق واسطے اللہ کے یہہ کہ پکڑے اولاد پاکی ہے اس کو الخ۔ ناظرین اس عبارت میں جو قرانی مسیح کے حق میں قران سے تحت لفظی ترجمہ ہم نے نقل کی ہے بعض باتیں وہ ہیں جو ہماری مانی ہوئی مروجہ انجیلوں میں مندرج نہیں ہیں البتہ مشکوک اور جعلی انجیلوں میں ہیں تو بھی بعض باتیں ہیں جو اصولی ہیں اور جن سے معلوم ہوتا ہے کہ قرانی مسیح وہی مسیح ہے جو انجیلی مسیح ہے اور انہیں کی تطبیق سے مولوی صاحب کا وہ دعویٰ کہ ہم انجیلی مسیح کو نہیں مانتے رد ہو جاتا ہے۔ مثلاً فرشتہ کا مریم کو ایک بیٹے کی خبر دینا اور مریم کا یہہ عذر کرنا کہ مجھ کو کسی آدمی نے ہاتھ نہیں لگایا لوقا کی انجیل میں صاف مذکور ہے۔ علاوہ اس سب کے قران ہی خود فیصلہ کرتا کہ یہہ قرانی مسیح انجیل والا مسیح ہے۔ جس عبارت پر ہم نے خط کھینچا ہے اُسے ملاحظہ فرمائیے۔ یہہ ہی عیسیٰ ابن مریم کا ․ ․ ․ ․ نہیں لایق واسطے اللہ کے یہہ کہ پکڑے اولاد۔ دیکھئے اگر یہہ مسیح انجیل والا خدا کا بیٹا نہیں تھا تو قران نے اس کی ابنیت سے کیوں انکار کیا اور اگر یہہ وہی مسیح نہیں ہے تو عیسائیوں کو کیوں منع کیا جاتا ہے کہ اُسے اللہ کا بیٹا نہ کہو اگر درحقیقت قرانی مسیح کوئی اور مسیح ہے تو مسلمان کب اُسے خدا کا بیٹا کہتے تھے جو ان کو قران منع کرتا کہ اللہ کو لایق نہیں کہ اولاد پکڑے ضرور یہہ وہی مسیح ہے جو انجیل سے لیکر قران میں درج کیا گیا ہے پھر اس عبارت میں خداوند کی پیدایش اور موت اور پھر زندہ ہونا بھی مرقوم ہے۔

## مدح امہات المومنین

ہے وہ مرغوب خلایق امہات المومنین
ڈھونڈتے پھرتے ہیں شایق امہات المومنین

حفصہ و زینب میں کیا درساخت آنحضرت کی تھی
کھولتی ہے یہہ حقایق امہات المومنین

کیوں نہوں لاہوری و کلکتوی دق دیکھکر
تیرے مضموں کے دقایق امہات المومنین

تیرے فرزندو نسے تیرا ہو نہیں سکتا جواب
ایک بھی نکلا نہ لایق امہات المومنین

کثرت الازواج کا حل کر کے چھوڑا مسئلہ
نکلی تو اس فن میں فایق امہات المومنین

کسطرح سمجیں گے او تھلے پانیونکے غوطہ زن
تیرے مضموں کے عمایق امہات المومنین

جنسے ہوتی ہے حمایت کثرت الازواج کی
کرتی ہے رد وہ وثایق امہات المومنین

ہو گئے بیہودہ استدلالیونکے سینہ شق
جب سُنے تیرے حقایق امہات المومنین

باغ عالم میں تیری گلگشت سے منت ہو سیر
یوں کھلیں تیرے حدایق امہات المومنین

---

## رُباعی

کعبہ میں گئے تو سنگ اسود دیکھا
بُت خانہ بھرا بتوں سے بے حد دیکھا
جب آنکھ کھلی تو گھر ہی بیٹھے منت
عیسیٰ میں ظہور نور ایزد دیکھا ؎

راقم
ک۔ن۔م۔س۔ فرخ آباد

---

## غزل

بلا تعلیم کے انسان کو حیوان سمجھتے ہیں
ہمیں کب اہل مغرب آجکل انسان سمجھتے ہیں

نتیجہ کیا جو پوجیں پتھروں کو دیر کعبہ میں
بنی آدم کی غمخواری کو ہم ایمان سمجھتے ہیں

زمین میں چھپ کے بیج آتا ہے باہر پھر شجر ہو کر
وہ خود ہوتا ہے ظاہر جسکو ہم پنہاں سمجھتے ہیں

ہے گرداب فنا چیونٹی ہی کو کیا دھار پانی کی
یہہ شاعر بھی تو سیل اشک کو طوفاں سمجھتے ہیں

جلا ہی دیگی یکدن یہہ زمین و آسمان سارے
ہم آہ بیوگاں کو آتش سوزاں سمجھتے ہیں

پہنکر جبہ و دستار جو دنیا کماتا ہے
اسی مکار زاہد کو تو ہم شیطاں سمجھتے ہیں ؎

محب کے دلسے پوچھے کوئی فطری شاعری کیا ہے
وہی مشکل ہے جسکو لوگ سب آساں سمجھتے ہیں

---

الہ آباد کے امتحانات قانون میں ۳۴ وکیل پاس ہوئے ۶۲ پلیڈر ۲۲ مختار ۴۰ ریونیو ایجنٹ ؎

## حروفِ عربی کے القاب

حرفِ حلقی چھہ ہی ہیں برملا
الف وحا وخا وعین غین وہا
چار ہیں یہہ شفویہ حرف اے عزیز
با وفا ومیم و واو برملا
چار ہیں پھر لہویہ بھی جانمن
صرف حرفِ جا و قاف کاف ویا
آٹھ حرفِ سنیہ ہیں۔ لام ونون
تا وثا و دال و ذال وطا وظا
چھہ حروفِ اسلیہ ہیں شاد یہہ
را وزا وسین وشین وصاد وضا
حرفِ شمسی سنیہ اور اسلیہ
چودہ باقی پر ہیں قمری سایلا
حرفِ حلقی ہیں نکلتے حلق سے
ہیں نکلتے اور لب سے شفویہ
تالو مخرج لہویہ کا ہے عزیز
ہیں نکلتے تالوہی سے لہویہ
دانت کی جڑ سے زباں کی جڑ سے بس
ہیں نکلتے سنیہ اور اسلیہ

راقم
ڈی-این بخشاد

---

## ڈاکوؤں کی گرفتاری

وہ ڈکیت جو ضلع لاہور کی گرد نواح میں بڑے مشہور ومعروف تھے اور جنہوں نے کئی آدمیوں کو مختلف موقعوں پر لوٹا اور مارا تھا موضع بڑوال ضلع لاہور کے رہنے والے تھے۔ پولیس کی طرف سے ان کے پکڑنے کے لئے کئی دفعہ کوشش کی گئی تھی۔ مگر یہہ کبھی اب تک کسی کے ہاتھہ نہ آتے تھے۔ آخر ۱۲ فروری کی رات کو ان راہزنوں کو سردار اودھم سنگھ صاحب ڈپٹی انسپکٹر تھانہ چھپرو نے نہایت ہوشیاری سے گرفتار کیا۔ جبرو۔ چھو۔ چراغ۔ گھما وغیرہ سب ڈاکوؤں نے آخر دم تک سپاہیوں کا مقابلہ کیا۔ اس موقع پر صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر لاہور بذاتِ خود موقع پر تشریف لائے تھے۔ صاحب ممدوح نے ڈکیتوں کو بہت سمجھایا اور کہا کہ اگر تم معافی مانگ کر قابو آجاؤ تو تم پر سختی نہ کی جائیگی۔ لیکن انہوں نے اس حکم کی کچھہ پروا نہ کی۔ بلکہ صاحب ضلع بہادر پر حملہ کرنے لگے۔ تب اپنے بچاؤ کے لئے ان پر فیر کئے گئے نتیجہ یہہ ہوا کہ چراغ کو گولی لگی اور وہیں چت ہوگیا۔ اس کے مرنے پر بھی ڈاکوؤں کا حوصلہ پست نہ ہوتا تھا۔ پھر کیا تھا معاملہ دو چار منٹ میں ہی یکسو کر دیا گیا۔ اس موقع پر سنا جاتا ہے کہ دیہات گرد نواح سے سات آٹھ سو آدمی کے قریب جمع ہوگئے تھے اور سب چاہتے تھے کہ یہہ راہزن قابو کئے جایئں آخر بندوقوں کے فیروں کے زور سے تمام ڈاکو گرفتار کئے گئے۔ مجروح ہسپتال میں ڈالے گئے اور باقی ڈاکو حوالات میں قید ہیں۔ یہہ معاملہ موضع چھانگا مانگا ضلع لاہور میں ہوا۔ سردار اودھم سنگھ کی جانفشانی قابلِ تعریف ہے؛ عام

---

**فیروزپور** میں گذشتہ دنوں میں جس طایفہ رہزناں نے پولیس والوں پر حملہ کر کے ان کی وردیاں لوٹ لی تھیں اس میں ایک آدمی پولیس کی کوشش سے دستیاب ہوگیا ہے وہ سرکاری گواہ بنایا گیا ہے اور اس نے اپنے ساتھیوں کا بھی سراغ بتلایا ہے۔ اور بندوقیں اور دیگر ہتھیار اس کی مدد سے پولیس نے جا بجا سے کھود کر نکالے ہیں؛

---

**بمبئی** میں دوم پریسیڈنسی مجسٹریٹ کے اجلاس میں اس بات کا دعویٰ تھا کہ ڈاکٹر نے طاعون کا ٹیکا خلاف مرضی کے جبراً لگایا تھا۔ طاعون کا ٹیکا مفید ہے۔ لیکن از روئے قانون کے جبراً نہیں لگا سکتے۔ اور درصورت جبر ثابت ہونے کے ڈاکٹر صاحب کو کچھہ نہ کچھہ چشم نمائی ضرور ہوتی لیکن جج صاحب نے فرمایا کہ ڈاکٹر پر فوجداری جرم عاید نہیں ہوسکتا اس لئے کہ عملی طور پر کچھہ زور نہیں ڈالا گیا تھا۔ اگر اس کو جبراً پکڑ کر اور روک کر ٹیکا لگاتے تو البتہ ایک بات تھی؛

---

**سرحد** برما کے علاقہ وا میں مسٹر بیگشوے صاحب کے کیمپ پر حملہ ہوا۔ ایک خلاصی اور ایک سرویر زخمی ہوئے مسٹر موصوف اس وقت ڈیرہ پر نہ تھے۔ اب صاحب موصوف آگے بڑھکر اسکھیا میں رونق افروز ہیں یہہ مقام برلبِ دریائے سالوین ہے۔ یہاں جنگی پولیس کی ایک فوج زیر کمان کپتان رینی صاحب ان کے پاس آپہنچی؛

---

**فارن** آرٹ بمبئی نے خوف طاعون سے گھبرا کر نمایش تصاویر کا سالانہ جلسہ اب کے سال ملتوی کر دیا اور قرار دیا ہے کہ یہہ جلسہ مارچ سنہ۱۹۰۱ء میں منعقد کیا جاویگا ممبران کی داخل شدہ فیس آیندہ سال کے اسی موقع پر مجرا دی جاویگی۔ جو لوگ اپنا مصوری مال اس نمایش کے لئے بھیج چکے ہیں وہ میسرز موشی اینڈ کمپنی کو لکھکر واپس منگا سکتے ہیں؛

---

**بخشی گنڈا سنگھ صاحب سی۔ ایس۔ آئی کمانڈر انچیف** افواج پٹیالہ نمونیہ میں مبتلا ہو کر رحلت کر گئے۔ گذشتہ ۱۸۸۰ء کی جنگِ افغانستان میں وہ عالیشان نام پایا کہ اسلاف میں تذکرہ کا اعزاز عطا ہوا اور نیز ایک تمغہ اور ایک خطاب سٹار آف انڈیا حاصل کیا۔ فوجی درستی میں ان کی انتظامی قابلیت نہائت قدر کے قابل پائی گئی خصوصاً امپیریل سروس فوج کو ایسی جلا دی کہ ہر سال انکی لیاقتوں کا اعتراف کیا جاتا تھا؛

---

**کئی برٹش نرسوں نے زخمیوں کا علاج** کرنے اور ان کی صحت کی حفاظت کرنے کیلئے جنوبی افریقہ میں جانے کی اجازت مانگی ہے۔ گورنمنٹ آف انڈیا نے لارڈ رابرٹس صاحب سے دریافت کیا ہے کہ آپ کو نرسوں کی ضرورت ہو تو بھیجنے کو تیار ہیں۔ اُدھر سے جواب آنے پر جیسا مناسب ہوگا کرینگے؛

---

**پنجاب** میں جو مقامات ماہی گیری کے شکار کے لئے سرکاری طور پر مخصوص کئے گئے ہیں وہاں کی نسبت جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے حکم نافذ فرمایا ہے کہ انجن گاڑ کر شکار نہ کرے اور خاص قسم کے چھوٹے جال کے سوا اور جال سے مچھلی نہ پکڑے ورنہ پچاس روپیہ تک جرمانہ ہوگا۔ اور آئندہ خلاف ورزی کرنے پر پانچ روپیہ فی یوم کے حساب سے جرمانہ وصول کیا جائیگا۔ سبب یہہ کہ مچھلی قطعی ضایع نہ ہو؛

---

**یورپین شکاری کا خون۔** بیلی بھیت میں عجیب حادثہ ہوا۔ تین یورپین افسر لکھنؤ سے شکار کھیلنے آئے اُن میں سے ایک خود شکار ہو گیا۔ جنگلی جانور کا نہیں بلکہ ایک ڈاکو قاتل کی بدذاتی کا۔ جو دیسی شکاری کے بھیس میں ہمراہ ہو لیا اور موقع پاکر ایک صاحب مسٹر گبن کو نہ صرف مار ڈالا بلکہ ان کی بندوق اور تمام چیزیں لیکر رفوچکر ہو گیا اور صاحب کی خالی لاش جنگل میں تلاش کرنے سے ہاتھ آئی۔ تینوں افسر نوجوان تھے۔ بیلی بھیت میں پار منگار کے جنگل کے چوکیدار نے دو دیسی شکاری ان کے ساتھ کر دیئے۔ یہہ معمولی اُجرت پر تھے کہ جنگل میں شکار کی رہنمائی کریں۔ تیسرا آدمی مسمیٰ احمد اللہ نے اپنی مرضی سے بلا اُجرت کے اپنی خدمات سپرد کیں اور گبن صاحب سے تھوڑی دیر کے لئے بندوق مانگی۔ دن بھر دونوں صاحب شکار کے پیچھے ایک طرف پھرتے رہے لیکن جب گبن صاحب جن کے ساتھ احمد اللہ تھا بہت دیر تک نہ ملے تو ان کو اندیشہ پیدا ہوا۔ خیال آیا کہ وہ دوسری طرف نکل گئے ہونگے۔ جیسا کہ ان کی عادت تھی۔ آخر دیر ہونے پر گھبرائے اور تلاش کرنے لگے اور گبن صاحب کو جنگل میں مردہ پایا گولی ان کی پیٹھ کو لگ کر پار ہو گئی تھی اور رفل وغیرہ ندارد تھی۔ یہہ معلوم کیا گیا ہے کہ احمد اللہ بڑا مشہور ڈاکو تھا وہ بھی مفقود الخبر ہے اور اس میں شبہ نہیں رہا کہ اسی نے گبن صاحب کا کام تمام کیا ہے۔ اس کی گرفتاری کے لئے انعام کا اشتہار مقتول کے رشتہ داروں کی طرف سے دیا گیا ہے؛ عام

---

**دیسی ریاستوںمیں سکہ کی خرابی۔** دیسی رجواڑوں میں سکہ کی گڑبڑ اب رنگ لانے لگی۔ چاندی کی آمد زیادہ ہونے ولایت کے سونے کے سکہ کا رواج ہونے کے کارن جب سے ہندوستان کی ٹکسالیں بند ہوئیں دیسی رجواڑوں اور ان کی رعایا کے کھوٹے دن آ گئے ہیں۔ آغاز میں سرکاری سکہ کا ریاستی سکہ کے ساتھ بٹہ بڑھتا دیکھکر جن ریاستوں نے اپنے یہاں کلدار روپے (انگریزی ضرب کے) جاری کر دیئے وہ تو اس تکلیف سے بچی رہی ہیں اور جنہوں نے چاندی کی ارزانی کا لالچ کر کے اپنے یہاں روپیہ ڈھالنا شروع کیا ان کو اس وقت بہت تکلیف اُٹھانی پڑ رہی ہے۔ اس وقت ان کا سکہ پانی کے مول جا رہا ہے۔ اب وہ بھی اپنے اپنے ہاں کلدار روپیہ کا چلن جاری کرنے لگی ہیں۔ اور گورنمنٹ بھی ان کو اس پر مایل کر رہی ہے۔ بڑودہ راج میں بابا سائی کے نام سے روپیہ چلتا ہے۔ اس کا بٹہ آج کل بہت بڑھ گیا ہے۔ اس راج میں بھی انگریزی کلدار کا چلن ہونے کی خبر سُنکر وہاں کی رعایا کلدار روپیہ مول لے رہی ہے۔ قحط کے باعث اس ریاست کی پیداوار کانج یا کپاس باہر نہیں جا سکی اس لئے بازار میں روپیہ کی بڑی تنگی ہے۔ ریاست نے پُرانے گھسے یا ٹوٹے پھوٹے روپے مقررہ بٹے پر خزانہ میں لیکر تبادلہ میں اچھے بابا سائی دینے کا ارشاد فرمایا تھا لیکن اس کا ٹھیک طور پر برتاؤ نہیں ہوتا ہے۔ وہاں کی رعایا نے اس مصیبت سے بچنے کے لئے سری حضور گیکواڑ کی خدمت میں عرضی دی ہے۔ نتیجہ کا انتظار ہے۔ راجپوتانہ کی کئی ریاستوں کی رعایا بھی اس قسم کے بکھیڑوں سے نقصان اُٹھا رہی ہے۔ انگریزی سکہ کی اتری خدا کا دیا سر پر؛ عام

---

**لفٹنٹ کرنل سائکس صاحب برٹش ایجنٹ** سیستان ہیں سفارتگاہ طہران کو بطور ملٹری اٹاشی مسٹر ایچ۔ ایم ڈلیور نیڈ صاحب بہادر کے تبدیل کئے گئے اور میجر شنوکس پرنج صاحب بجائے آپ کے سیستان کو بھیجے جاوینگے۔ عام

# وید کی پیدائش

سوال ۱۔ وید کی پیدائش کے بارہ میں ہندوؤں کا عام عقیدہ کیا ہے؟

جواب۔ انکا عام عقیدہ یہہ ہے کہ وید ازل سے موجود ہے۔ ہر دفعہ خلقت کے فنا ہونے کے بعد جب دوبارہ خلقت شروع ہوتی ہے تو برہم یعنے خدائے تعالےٰ وید کو برہما پر ظاہر کرتا ہے پھر برہما کے چاروں منہہ سے چاروں وید نکل آتے ہیں اور رشیوں کے پاس پہونچتے ہیں جنکے نام وید میں بطور مصنف کے مندرج ہیں۔

سوال ۲۔ ہندوؤں کے مختلف شاستروں میں وید کی پیدائش کے بارہ میں کیا لکھا ہے؟

جواب۔ (۱) رگوید کے پُرش سکہتہ میں لکھا ہے کہ وید پُرش یعنے خالق کی قربانی سے نکلا ہے۔

(۲) (اتھروید ۱۳-۴-۳۸) میں لکھا ہے کہ وید اندر سے اور اندر وید سے پیدا ہوئے۔

(۳) چھندوگیا اُپنشد میں لکھا ہے کہ وید اگنی وایو اور سورج سے پیدا ہوا۔

(۴) شت پتھ۔ برہمن میں لکھا ہے کہ وید برہم کے سانس سے نکلا ہے۔

(۵) تیتریہ برہمن میں لکھا ہے کہ وید پرجاپت کی داڑھی کا بال ہے۔

(۶) اُسی برہمن میں یہہ بھی لکھا ہے کہ "واک" یعنے کلام وید کی ماں ہے۔

(۷) بھاگوت پران میں لکھا ہے کہ چار وید برہما کے چار منہہ سے نکلے ہیں۔

(۸) وشنو پران میں لکھا ہے کہ وید گائتری سے نکلا ہے۔

(۹) مہابھارت میں لکھا ہے سرسوتی ویدوں کی ماں ہے۔

(۱۰) وشنو پران میں پھر لکھا ہے کہ وشنو خود وید ہے وغیرہ وغیرہ۔

سوال ۳۔ ان مختلف خیالوں سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟

جواب۔ یہہ کہ ہندو شاستر والے وید کی پیدائش کے بارے میں متفق الرائے نہیں ہیں۔ کوئی کچھ کہتا ہے اور کوئی کچھ جب گواہوں کا اتفاق نہیں ہوتا تو مقدمہ بے بنیاد سمجھا جاتا ہے پس وید کا معجزانہ طور پر پیدا ہونیکا دعویٰ غلط ہے۔

سوال ۴۔ آریہ سماج والے وید کی پیدائش کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

جواب۔ آریہ سماج والے محض وید کے منتر بھاگ کو وید یا الہامی کلام کہتے اور برہمن اُپنشد کو وید کے رتبہ سے اُتار دیتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ وید (یعنے منتر) ازل سے ہے اسلئے کہ وہ خدا کا علم ہے جبکہ خدا ازل سے ہے تو اُسکا علم یعنے وید بھی ازل سے ہونا چاہئے۔ آریہ سماج کے بانی سوامی دیانند فرماتے ہیں کہ موجودہ خلقت کے لئے خدا نے پہلے چار رشیوں کو یعنے اگنی۔ وایو۔ سورج۔ اور انگیرا کو وید سکھلایا اور اُن چار رشیوں سے چار وید تصنیف ہوئے۔ (دیکھو پادری ہنری فورمن صاحب کی کتاب آریہ سماج صفحہ ۱۲)

سوال ۵۔ کیا آریہ سماجیوں کا یہہ کہنا درست ہے؟

جواب۔ نہیں کیونکہ (۱) ویدوں کو پڑھنے سے صاف معلوم دیتا ہے اور وید کے سارے مفسر اس بات میں متفق الرائے ہیں کہ ان چاروں میں سے انگیرا کے سوائے باقی تینوں یعنے اگنی۔ وایو۔ اور سورج وید کے دیوتے ہیں

(۲) اور نہ تو انگیرا نے اور نہ تو اگنی۔ وایو اور سورج نے اس بات کا دعویٰ کیا کہ انہوں نے خدا سے الہام پاکر یا اور کسی طریق سے وید کو سیکھا (۳) اور نہ تو یہہ دعویٰ کیا انہوں نے چاروں ویدوں کو تصنیف کیا۔ پس اس امر میں دیا نندیوں کا دعویٰ بالکل بے بنیاد ہے۔

سوال ۶۔ وید کو پڑھکر زمانہ حال میں ویدک عالموں نے وید کی پیدائش کے بارہ میں کیا رائے دی؟

جواب۔ (۱) یہہ کہ وید الہامی نہیں بلکہ انسانی کلام ہے۔ وید کے مصنفوں نے الہام کا دعویٰ نہیں کیا۔

(۲) وید ایک دو تین چار شخصوں نے نہیں لکھا بلکہ وید کے مصنف بہت ہیں۔

(۳) ہر ایک سکت یا منتر کے مصنف کا نام اُس سکت یا منتر کے شروع میں انوکرمنی (یعنے دیباچہ) میں پایا جاتا ہے جو اب تک وید میں مندرج ہیں۔

(۴) وید کے سارے مصنف ایکہی زمانے میں ایک ہی مقام میں موجود نہ تھے۔

(۵) جیسا آریہ قوم ہندوستان میں رفتہ رفتہ بستی گئی ویسا ہی رفتہ رفتہ مختلف زمانہ میں مقام پر مختلف ضرورتوں کے سبب مختلف اشخاص سے وید کے مختلف حصہ تصنیف ہوئے۔

(۶) پہلے پہل وید لکھنے کا دستور نہ تھا ایک ایک پشت دوسری پشت کو زبانی سکھلاتی تھی اسی سبب سے رشیوں نے وید کو سرتی یعنے سُنا ہوا کلام کہا اور نہ کہ اس سبب سے کہ بذریعہ الہام کے انہوں نے وید کو خدا سے سنا تھا جب لکھنے کا دستور رائج ہوا تب وید قلمبند ہوا۔ (۷) وید کے منتر بہت مدت کے بعد بسبب ضرورت کے اکٹھا جمع کیا گیا اسمیں سے پہلی اجماع رگوید سنگھتہ ہے۔ رگوید سنگتہ کے بعد یجروید اور سام وید سنگہتہ جمع کیے گئے جنمیں زیادہ تر رگوید ہی کے منتر اقتباس ہیں اور باقی حصے ادھر اودھر کی باتوں سے پر ہیں

# واقعات اور رائیں

**جاپان میں سود خواری کا انسداد پارلیمنٹ** جاپان میں سود خواری کے انسداد کے متعلق ایک مسودہ قانون پیش ہوا ہے۔ جس کی ایک شرط یہہ ہے کہ جو شخص کسی کے افلاس سے فایدہ اُٹھا کر معینہ شرح سے زیادہ سود لیگا یا جائداد مرہونہ کو فک الرہن کرانے کے واسطے اپنے قرضدار سے بہت بھاری میعاد مقرر کریگا۔ وہ ایک سال قید بامشقت اور ایک ہزار ین تک جاپانی جرمانہ کا مستوجب ہوگا۔ دلالوں کو نصف سزا ملیگی۔ یہہ تو گاسے بچاہے قرضہ دینے والوں کی حالت ہے۔ مگر سود خواروں کے واسطے قانون زیادہ تر سخت ہے خواہ وہ اس کو اپنا پیشہ ہی کیوں نہ بیان کریں۔ ان کے واسطے ایک سو سے لیکر دس ہزار ین تک جرمانہ تعین کیا گیا ہے۔ غرض کہ سود خواری کا ستیاناس کرنا مطلوب ہے کیونکہ اس کے ساتھ سخت حکم دیا گیا ہے کہ کوئی قرضخواہ نہ تو اپنے مقروض سے بذریعہ اعلان مطالبہ کرے اور نہ عام لوگوں کے روبرو اس کو بیحرمت کرے ؃ رفیق ہند

**مس تھوبرن اور مس سنگھ** جو کہ قریباً ایک برس سے ملک امریکہ میں لکھنؤ وومنس کالج کے لئے روپیہ جمع کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ پانچویں مئی کو نیویارک شہر سے ہندوستان کو روانہ ہونگی اور ۱۵ جون تک پہنچ جاوینگی اور چھٹیوں کے بعد کالج کھلنے کے وقت موجود ہونگی ؃

**کل دنیا کی مختلف کلیساؤں میں عشاء ربانی** میں شامل ہونے والوں کا شمار حسب ذیل ہے ؃

چرچ آف انگلینڈ۔ بتیس لاکھ۔
میتھوڈسٹ۔ اکہتر لاکھ۔
بپٹسٹ۔ پچاس لاکھ اٹھائیس ہزار۔
پرسبی ٹرین۔ سینتیس لاکھ ستتر ہزار۔
کانگریگیشنلسٹ۔ بارہ لاکھ۔

**اضلاع متحدہ امریکہ کے ایک پادری صاحب** جو کہ جزائر فلپائن میں کام کرتے ہیں یوں کہتے ہیں "اپسکوپولیس۔ پرسبی ٹرین اور ینگ منس کرسچن ایسوسی ایشن کے لوگ منیلا اور اس کی اطراف میں قریباً سب کے سب سپاہیوں اور غیر ملک کے لوگوں میں کام کرتے ہیں۔ میتھوڈسٹ لوگوں نے بھی فلپائنس میں مشن قایم کی ہے جس میں قریب اسی شریک ہیں اور پریچر وہاں کا ہی ایک رہنے والا ہے۔

**برٹش جنرل کی عمر** جو جنوبی افریقہ کی جنگ میں مصروف ہیں حسب ذیل بتائی گئی ہے۔ جنرل بلر ۶۰ برس گٹکر ۶۰ برس۔ متھیون ۵۵ برس۔ کلیری ۶۲۔ فرنچ ۴۸۔ کیلی کنی ۶۰۔ وارن ۶۰۔ وائٹ ۶۵۔ رابرٹس ۶۸۔ کچنر ۵۰ برس ؃

**پادری سی۔ ایچ۔ بینڈی** جو امریکن پربٹیرین مشن فتح گڑھ سے متعلق ہیں کلکتہ کے پادری ڈبلیو جی۔ براکوے کی جگہہ ہندوستان کی کرسچن انڈیور سوسائٹیوں کے سیکریٹری کا کام کریں گے ؃

**کوکب ہند کے ایڈیٹر** پادری۔ جے۔ ڈبلیو وامسن کی تبدیلی لکھنؤ سے سیتاپور کو ہوگئی ہے۔ یہہ صاحب اخبار مذکور کے بڑے لایق اور ہوشیار ایڈیٹر تھے۔ چند ہفتوں میں امید ہے کہ ان کی جگہہ مراداباد کے پادری جے۔ ایم۔ میسمور جو کچھہ برسوں تک انڈین وٹنس کی ایڈیٹری کر چکے ہیں اس اخبار کی ایڈیٹری کا کام کرینگے؃

**امریکن بائبل سوسائٹی** نے رپوٹ دی ہے کہ جزائر فلپائن سوسائٹی کا کام امید سے بڑھکر ترقی کر رہا ہے۔ برٹش اور فارن سوسائٹی کے ایجنٹ نے پچھلے بارہ مہینوں میں منیلا سے باہر جانے کے بغیر بحساب اوسط فی ماہ ایک ہزار جلدیں فروخت کی ہیں اور اب تک بھی شہر میں بائبل کی بڑی مانگ ہو رہی ہے ؃

**لودیانہ پرسبی ٹری کا اجلاس** ۱۴ مارچ ۱۹۰۰ء کو ڈیرہ دون میں منعقد ہوگا۔ چونکہ ہردوار اور ڈیرہ دون کی ریل جاری ہوگئی ہے یقین ہے کہ اس سال اس پرسبیٹری کے کل شریک تشریف لاویں گے ؃

**ہندوستان کی پروٹسٹنٹ مشنری** مردم شماری بابت ۱۸۹۹ء سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان کے کل مشنریوں کی تعداد ۲،۹،۷ ہوگئی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۳۲۹ مشنری زیادہ ہوگئے ہیں ؃

**قحط کی سختی**۔ اخبار انڈیا سے معلوم ہوا کہ خاندیس کے سشن جج نے ایک عورت مسماۃ بھیمی کو عبور دریائے شور اور تین ماہ قید محض کی سزا اس وجہہ سے دی کہ اس نے پہلے اپنے لڑکوں کو کوئیں میں ڈالدیا اور بعد اسکے خود بھی کود پڑی۔ عورت کا بیان ہے کہ تین روز سے اسکو اور اسکے دو لڑکوں کو کھانا نہیں ملا تھا۔ وہ ایک روز تھک کر ایک درخت کے نیچے پڑ رہی اور اسکے لڑکے روٹی پر لڑتے لڑتے کنوے میں گر پڑے اور بوجہہ سخت تکلیف کے اسکو خود زندگی وبال ہو رہی تھی۔ عورت نے جج کے حکم کے خلاف ہائیکورٹ میں اپیل کی ہے مگر اسکی اپیل خارج ہوگئی۔ ظاہر ہے کہ سشن جج اور ججان ہائیکورٹ کو قانون کے خلاف فیصلہ کرنیکا اختیار نہیں ہے۔ مگر سشن جج نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اس مقدمہ میں گورنمنٹ کی توجہہ مبذول کرینگے۔ منہ

## دستور العمل اخبار نورافشاں لودیانہ

| | |
|---|---|
| قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ | ۱ ع / |
| قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ | عہ / |
| قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ | عہ / |
| قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ | ہے |
| قیمت دو کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ فی کاپی | ہے |
| بغیر ضمیمہ | عہ / |

## نوٹس

جس کسی کو کتابوں کی ضرورت ہوا کرے وہ منیجر اخبار نورافشاں کو ہرگز نہ لکھا کرے کیونکہ یہاں پر کوئی کتب خانہ نہیں ہے جس میں فروخت کیلئے کتابیں موجود ہوں۔ مگر براہ راست پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور کو لکھا کرے ۔

## نوٹس

نئے سال کے بہت دن گزر گئے ہیں لیکن ہمارے معزز اور دیانت دار خریداران نورافشاں نے اب تک قیمت نورافشاں پیشگی ارسال نہیں کی۔ لہذا ہم بطور یاد دلانے کے ملتمس ہیں کہ اپنی اپنی پیشگی قیمت نورافشاں کے لئے ارسال کریں ۔

## نوٹس

واضح رہے کہ کسی نئے خریدار کے نام اخبار نورافشاں لودیانہ بغیر قیمت پیشگی ارسال کے جاری نہیں ہوگا بجز صرف ایک دفعہ نمونہ کا پرچہ ارسال کیا جاوے گا جبکہ کوئی نیا خریدار اخبار لینے کی درخواست کرتا ہے۔ اور نیز امسال کسی خریدار کو تخفیف قیمت اخبار نہ ہوگی ۔

منیجر نورافشاں

---

سر ہاورڈ میلس صاحب انسپکٹر جنرل امپیریل سروس افواج ہند دیسی ریاستوں کی شاہی فوجوں کا معاینہ فرماتے ہوئے یکم مارچ کو حیدرآباد دکن میں وارد ہوئے یہاں سے بنگلور میں میسور کی فوج امپیریل سروس کا معاینہ فرماکر شمالی ہند کے مقامات کا دورہ فرمائینگے نمبروار حسب ذیل ہیں پٹیالہ۔ جیند۔ نابھا۔ کپورتھلہ۔ الور۔ بیکانیر ۔

## رسید زر

| | |
|---|---|
| پادری ایچ فورمن صاحب واسطے جے ہوسٹن صاحب فرخ آباد | ہے |
| پادری ایچ فورمن صاحب واسطے ریڈنگ روم مشن ایٹہ | عہ / |
| مس وائلر صاحبہ بمبئی | ۱۴ عصر |
| مسٹر دھن سنگھ صاحب بروٹ ضلع میرٹھ | عصر |
| مسٹر موجی رام صاحب۔ نونار | ہے |
| ڈاکٹر ایم۔ بی عطارد صاحب۔ جھنگ | عہ / |
| مسٹر این سالومن صاحب۔ شملہ | عہ / |
| پادری ٹی آر ویڈ صاحب۔ امرتسر | ۵ عہ / |
| مسٹر جی ولسن صاحب۔ | عہ / |
| ڈاکٹر ایم بی کارلیٹن صاحب۔ واسطے کوٹھری خانہ سپاٹو | عہ / |
| " واسطے منفن ہسپتال لاڈوا | ہے |
| " واسطے مسٹر مسیح دیال صاحب کولین | عہ / |
| " واسطے پرچہ سنیر سنڈے سکول | ہے |
| مسس سٹینس صاحبہ ڈیرہ دون بابت پرچہ سنڈے سکول | [illegible] |
| پادری جے جے ہسلر صاحب۔ دہلی | ۱۲ عصر |
| مسٹر محمد یوسف شاہ صاحب۔ جاورہ | عہ / |
| مسٹر کشتور چند صاحب۔ اجمیر | عصر |
| مسٹر نند رام صاحب۔ اجمیر | عہ / |
| مسٹر عبد الکریم صاحب۔ ازنگ | ۴ عصر |
| مس کے ایم کارنیٹ صاحبہ گوجرانوالہ بابت پرچہ سنڈے سکول | عصر |
| پادری جے ہنٹن نولس صاحب سری نگر کشمیر | ۲ للعہ |
| مسٹر ایشری پرشاد صاحب ڈیرہ۔ سبی | عہ / |
| ڈاکٹر ایم۔ بی کارلیٹن صاحب واسطے پرچہ جونیر سنڈے سکول | ۱۲ عصر |

---

برما چین کی حدبندی۔ انگریزی چینی کمیشن حدبندی کی حفاظت کی مضبوطی کے لئے ملٹری پولس کی ایک کمپنی معہ ایک کوہی توپ کے ہاپونگ کو بھیجدی گئی ہے۔ یہہ کنلوں کے گھاٹ سے آگے ہے اور سب جگہ کمیشن حدبندی کا ذخیرہ کمپ مقیم ہے مسٹر سکاٹ اور جنرل لیو صاحب حدبندی کا کام برابر کر رہے ہیں نمیکہ اور سالوین ندیوں کے درمیان جو جماعت ماتحتی مسٹر مٹرز اور کپتان ٹیلر صاحبان دیکھ بھال کر رہی ہے۔ وہ چینیوں کی مزید چھیڑے جانے کے بغیر نستاروین واپس آگئی ہے یہہ موضع دریائے نمیکہ کے کنارہ پر واقعہ ہے اور بڑی مقام مشکینہ سے ۵۰ میل شمال مشرق کو ہے۔ اسی موضع نستاروین ملٹری پولس کے ۷۵ سپاہیوں کا ذخیرہ موجود ہے لیکن اسکا طلب کرنا ضروری نہ سمجھا گیا تھا جس مقام پر چینی رعایا نے حملہ کیا تھا وہ ذخیرہ کمپ سے بیس میل مشرق کی طرف ہے چینیوں کی طرف سے اس حملہ کا جواب یہہ دیا گیا ہے کہ انکو خبر تھی کہ ناجائز تجارت کے روکنے کی کوشش کیجاتی ہے جبکہ اسی نواح میں بڑا روز پایا جاتا ہے اور وہ افسوس کرتے ہیں کہ خواہ مخواہ غلط فہمی میں پڑکر حملہ کیا اور مزہ چکھا ۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ ایڈیٹر و منیجر اخبار نورافشاں کیواسطے امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ ولی کے اہتمام سے چھپا ۔